مفتی عبدالستار

جمالِ یوسفؒ

استاذ محترم سیدی حضرت بنوری قدس سرہ کا سانحہ وصال اچانک پیش آیا گو کل نفس ذائقة الموت پر پورا یقین ہے، مگر حضرت اقدس، قدس سرہ العزیز کی وفات کا کبھی خطرہ بھی نہ گزرا تھا اور یہ کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ علم وعرفان کا یہ آفتاب پوری آب وتاب سے چمکتا ہوا اچانک یوں روپوش ہوجائے گا، ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے جائے گا اور ہمیں اس حادثۂ جانکاہ کے بارے میں کچھ لکھنے کی نوبت آئے گی، یہ حادثہ ایک مدرسہ ایک جماعت، ایک خاص علاقے کا نہیں، بلکہ پورے پاک وہند بلکہ عالم اسلام کا حادثہ ہے۔ اسلامی قوانین کی تدوین کے سلسلہ میں ملک وقوم مذہب وملت کو آپ کے علم وفضل اور تفقہ فی الدین کی اس وقت میں جس قدر حاجت تھی، شاید ہی پہلے کبھی اس کا احساس کیا گیا ہو۔ حضرت اقدس کو اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کا رکن منتخب کیا گیا تھا، تاکہ مجلس کے فیصلوں کی روشنی میں ملکی قوانین کو نظام اسلامی کے سانچے میں ڈھالا جاسکے۔ حضرت قدس سرہ اس کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے اسلام آباد تشریف لے گئے تھے کہ دل کا دورہ ہوا، اور وہیں داعی اجل کو لبیک کہا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اسلامی نظام کا نام لے کر پہلی حکومتیں بھی عوام کو گمراہ کرتی رہیں، لیکن بعض قرائن سے ظاہر ہوتا تھا کہ شاید موجودہ حکومت یہ کام صدق نیت سے ہی کررہی ہے، اس لئے قانون اسلامی کے نفاذ کے لئے بظاہر حالات سازگار تھے، لیکن حضرت اقدس کی رحلت سے اس میدان میں ایسا خلا واقع ہوگیا ہے کہ جس کا پر کرنا مستبعد ہے۔ الا ان یشاء اللہ۔

عقیدۂ ختم نبوت امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے، تیرہ سو سالہ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ غیرت اسلامی نے اس عقیدہ میں رخنہ اندازی کو کبھی برداشت نہیں کیا، جب بھی کسی دجال وکذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا، اسلامی قانون فوراً حرکت میں آیا اور ایسے مدعی کاذب کو ہمیشہ کے لئے واصل جہنم کردیا گیا، جیسا کہ افغانستان میں

سبحان اللہ! توحید وتوکل کی کیا شان ہے۔

یہ حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے کافی عرصہ بعد کا قصہ ہے اور آپ کے دور میں ایک مرتبہ تشریف لائے تو مدرسہ کا معائنہ فرما کر رائے گرامی بھی تحریر فرمائی۔ تبرکاً اس کا اقتباس ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:

''ویسے تو حضرت مولانا خیر محمد صاحب مدظلہ کے حسن تدبر، اخلاص، حسن سلیقہ، تقوے اور علم وعمل کی جامعیت سے یہ اندازہ تھا کہ خیر المدارس میں جو علمی وعملی تربیت ہوگی' وہ ممتاز ہوگی' لیکن ''شنیدہ کے بود مانند دیدہ'' جب تفصیلی معائنہ کا موقع ملا، درجہ ابتدائیہ عربیہ کے چند طلبہ سے استفسارات کئے، الحمدللہ! کہ توقع سے بہت زیادہ پایا اور حضرت مولانا محترم بانی مدرسہ کے خلوص وعلو ہمت وحسن تدبیر وکمال تربیت کے جو آثار دیکھے بے ساختہ دل سے دعائیں نکلیں۔ اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کو قبول فرمائیں اور حضرت موصوف کے مساعی جمیلہ کو مثمر فرمائیں اور خادمانِ علم دین کے لئے قابلِ تقلید نمونہ بنائے۔

واللہ سبحانہ هو الموفق لکل خیر وهو المآل لکل فلاح وسعادۃ

محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ

۱۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۹ھ

۹:...... بھٹو دور میں جب یہ افواہ اڑی کہ حکومت مدارسِ عربیہ پر قبضہ کرنا چاہتی ہے' تمام مکاتبِ فکر دیوبندی' بریلوی' اہلحدیث وغیرہ حضرات علماء کا ایک نمائندہ اجلاس مدرسہ خیر المدارس میں ہوا تھا' جس کی صدارت حضرت قدس سرہ نے فرمائی تھی۔ اجلاس میں متعدد حضرات نے تقریریں کیں' آخر میں حضرت قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ: حکومت اپنے ان ناپاک عزائم میں ہرگز ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتی' اس لعنتی منصوبے کو ناکام بنادیا جائے گا' حکومت مدارسِ عربیہ پر قبضہ ہماری لاشوں پر سے گزر کر ہی کرسکتی ہے۔

۱۰:...... خدام اور تلامذہ پر حضرت کی بے حد شفقت تھی' کبھی اپنی بڑائی اور علوشان ادنیٰ سے ادنیٰ خادم پر توجہ فرمانے سے مانع نہیں ہوئی' سفرِ حج کے موقع پر یہ ناکارہ مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن حاضر ہوا' حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ عصر کی نماز سے فراغت کے بعد کسی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے کار میں سوار ہوچکے تھے' بندہ نے خیال نہیں کیا اور سیدھا دفتر کی طرف چلا گیا' لیکن حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھ لیا' فوراً کار سے اتر کر تشریف لے آئے اور بہت محبت وشفقت سے خیریت دریافت کی اور مہمانی فرما کر قیام کا دریافت کیا۔ بندہ نے عرض کیا کہ: حاجی کیمپ میں مستورات ہمراہ ہیں' پھر فرمایا کہ: خدا حافظ' میں جنازے کے لئے جارہا تھا' تمہیں دیکھ کر کار

سے اتر آیا تھا۔ الخ

یہ منتشر واقعات تھے جو تبرکاً نقل کردیئے گئے ہیں، لیکن یہ سمندر میں سے قطرہ بھی نہیں، نیز "شنیدہ کے بود مانند دیدہ" دیدار وزیارت سے جو حقیقت سامنے آئی تھی، الفاظ ونقوش میں اس کی تصویر کشی کیسے ہوسکتی ہے؟ ہاں قلبِ حزیں کی تسلی کا سامان ہے کہ تذکرۂ حبیب بھی حبیب ہے۔

آخر میں حضرت اقدس کا ایک تعزیت نامہ جو حضرت نے حضرت مولانا خیر محمد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کی تعزیت کے سلسلہ میں بھیجا تھا، نقل کیا جاتا ہے، تا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ ہمارے لئے زیادہ صبر وسکون کا باعث بن سکیں۔ مکتوب الیہ سے قطع نظر نفسِ مضمون کے لحاظ سے اپنے وصال پر حضرت گویا کہ خود ہی تعزیت فرمارہے ہیں:

"برادران گرامی منزلت مولانا رشید احمد ومولانا محمد شریف صاحب احسن اللہ عزاہما۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت مولانا خیر محمد رحمۃ اللہ علیہ آپ کے والد ماجد اور ہم سب کے بزرگ کی وفات سے بے حد صدمہ ہوا ہے، لیکن سنتِ الٰہیہ جاریہ ہے، بجز رضا بالقضاء اور کوئی چارۂ کار نہیں، حق تعالیٰ مولانا کو جنت الفردوس میں درجاتِ عالیہ نصیب فرمائیں اور آپ کو اور سب متعلقین کو اجرِ جزیل عنایت فرمادیں۔ تنہا آپ تعزیت کے مستحق نہیں، تمام علمی ادارے اور اربابِ مدارس، تھانوی حلقے، خانقاہیں، علمی محفلیں، سب تعزیت کے مستحق ہیں۔ مولانا مرحوم کی وفات علم وعمل، اخلاق، حلم وصبر وانا ءت، تدبر وعقل وانتظام کی موت ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ مرحوم کی زندگی دینی وعلمی خدمات میں گزری، حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان خدمات کو قبول فرمائیں اور اس کا اجرِ عظیم فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

وفی اللّٰہ عزاء من کل ھالک، فرحم اللّٰہ تلک الروح الخفیفۃ، وذالک الجسد اللطیف ورضی عنہ وارضاہ وجعل الجنۃ متقلبہ ومثواہ المعزی والمتعزی

محمد یوسف عفا اللہ عنہ

۲۲ شعبان المعظم ۱۳۹۰ھ

دعا ئے کہ حق جل شانہ حضرت کے اخلاف کرام کو دینی خدمت کے لئے قبول فرمائیں اور حضرت کے دینی کاموں کی تکمیل فرمائیں۔ آمین۔